ہفتہ وار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۶) مطبوعہ ۵ فروری ۱۸۹۷ء بروز جمعہ جلد (۲۵)

ایڈیٹوریل نوٹس

قحط سالی

اگر دوسرے ضلعوں کیساتھ مقابلہ کر کر دیکھیں تو پنجاب کے لوگوں کا حال الیسا خستہ اور پریشان نہیں ہوا جیسا کہ بعض دیگر مقامات کا۔ اِس کمبخت خشک سالی نے ممالک متوسط کے لوگوں کا ناک میں دم کر دیا۔ رپورٹ اموات ماہ اکتوبر کے دیکھنے سے واضح ہوتا ہے کہ ہیضہ سے مرنے والوں کے علاوہ ۳۰۰ ہزار لوگ اوسط سے زیادہ اِس جہان فانی سے کوچ کر گئے اور خیال کیا گیا ہے کہ یہہ لوگ فاقہ کشی سے تنگ آکر جان بحق ہو گئے اور جہانتک ہمکو معلوم ہے یہی حالت برابر گذارتک چلی آتی ہے لہذا قیاس کیا جاسکتا ہے کہ اگلے تین چار مہینوں میں بھی کسقدر لوگ اِس موذی قحط کے شکار ہوئے ہونگے۔ ایک سٹیشن ماسٹر ذکر کرتا ہے کہ ماہ نومبر میں گیارہ ہزار آدمیوں نے جو بھوک سے مر رہے تھے سٹیشن پر آکر گاڑی کو گھیر لیا۔ آخر پولیس کو بلا کر اِس مجمع کو منتشر کیا گیا۔ ایک پادری صاحب جو الہ آباد سے جبل پور کو جاتے تھے فرماتے ہیں کہ میں ایک ایسے مقام پر پہنچا کہ جہاں ہر ایک سٹیشن پر دونوں طرف عورتیں لڑکے لڑکیاں بھوک کے مارے ہوئے کھڑے تھے اور جب گاڑی چلی جاتی اور اُنہیں کچھ نہ ملتا تو ایسی دردناک آوازے چلاتے تھے جیسے کوئی بھوک کا مارا ہوا جان توڑ تا ہے اور وہ غمناک آواز مجھے ابتک یاد ہے۔ اگرچہ ہمارے نورافشاں کے ناظرین جو پنجاب میں رہتے ہیں قحط سالی سے کچھ بہت تنگ نہیں ہوئے لیکن اگر ہم غربا کی آفت زدہ حالت پر غور کریں تو جناب باری کی درگاہ میں ہزار ہزار شکر کرنا واجب سمجھتے ہیں +

نہر

انگلش گورنمنٹ کی دانائی اور دوراندیشی اور رعایا پروری کمال درجہ کی ہے مگر ہمارے ہندوستان کے اخبار آجکل چمگادڑوں کی طرح تاریک گنبد میں سر نیچے ٹانگیں اوپر کرکر ایک سے ایک بڑھکر اُلٹی باتیں کہہ رہے ہیں۔ ہم تو ایسی باتوں پر کبھی کچھ لکھتے نہیں لیکن اِس موقع کو مناسب سمجھکر ان قنیانوسی لوگوں کو اِتنا کہتے ہیں کہ انگریزی سرکار کے وجود باجود سے جو جو فواید اس ہندوستان کو حاصل ہوئے ہیں اُن کو کما حقہ لکھنے کے واسطے تو ایک دفتر درکار ہے مگر ہم مشتے نمونہ از خروارے بتلائے دیتے ہیں یہی نہر کہ جسکے نکالنے کے وقت لوگ دھوم مچاتے تھے کہ گورنمنٹ ٹیکس پر ٹیکس لگائے جاتی ہے اور بات بات کا محصول لے کر کروڑوں روپیہ ولایت بھیجتی ہے ہمکو کسقدر فائدہ دیتی ہے۔ اگر سرکار محصول کا ایک پیسہ لیتی ہے تو اُس کے مقابلہ میں رعایا کو ایک روپیہ کا فائدہ پہنچاتی ہے اس سے تمہاری فصلیں کیسی اچھی ہونے لگ گئیں اگر باور نہیں تو تھوڑی دیر کے واسطے بیکانیر اور راجپوتانہ اور سندھ کے ریگستان کا خیال کر لیا کرو جہاں کوسوں تک پانی نہ ملنے سے انسان تڑپ تڑپ کر مرجاتے ہیں اور فصلوں کی وہ خراب حالت ہے کہ جس کے بیان کرنیسے تو یہی بھلی۔ ہندوستان میں قحط پرانے زمانہ سے ہوتا چلا آتا ہے لیکن اِس نہر کی بدولت ایام قحط سالی میں نہر بہت کچھ فائدہ پہنچاتی ہے۔ جب تک مشرک اور تارنہ ہو تجارت میں ترقی نہیں ہوسکتی ریل کے بغیر تہذیب نہیں پھیل سکتی اور صدہا ایسے فائدہ پہنچائے ہیں کہ جو تمہارے رگ رگ میں پہنچے ہیں ہسپتال۔ مدرسے۔ کارخانے انواع و اقسام کی حرفت کاریاں اگر سچ پوچھو تو اگلے دن یہہ اخبار کا لکھنا بھی اسی گورنمنٹ کی بدولت سیکھ گئے ورنہ ہندوستان میں صدہا ہزار دقت و خرابی برسوں میں ردیف کر بڑی مشکل سے ایک قاصد کسی دور دراز شہر میں خبر لیجایا کرتا تھا اور اب گھر بیٹھے روزانہ تمام دنیا کے حالات معلوم کر لیتے ہو۔ غرضیکہ سرکار انگریز نے بیحساب فائدہ پہنچایا ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کے سبب سے جو مفتوح اور مطیع قوم کو ناگوار معلوم ہوتی ہیں یہہ فائدے یاد نہیں رہتے لیکن اگر لوگ وسیع نظر سے دیکھیں تو سب کچھ نظر آجائیگا۔ کوتاہ نظری کو چھوڑ دو اور آنکھیں کھولکر دیکھو۔ ہم سرکار کے وکیل نہیں ہیں اور نہ ہمارا کوئی بڑا تعلق ہے مگر ہماری آنکھیں کھلی ہوئی ہیں اور ہمکو وہ تمام فائدے اچھی طرح نظر آتے ہیں جو سرکار نے ہندوستان کو پہنچائے ہیں اگرچہ کبھی کبھی خود غرض ہو جاتی ہے لیکن پھر بھی سرکار

نورافشاں

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب۔ ایم۔ اے۔ ایڈیٹر

پادری۔ جی۔ ایل۔ ٹھاکرداس صاحب + پادری ایچ گولکناتھ صاحب
مسٹر ایم۔ ایل۔ رلیارام صاحب۔ بی۔ اے + پادری طالب الدین صاحب۔ بی۔ اے
پادری۔ پی۔ سی۔ اوپل صاحب
اسسٹنٹ ایڈیٹرز

عالمگیر کتاب

ہم ذیل میں ڈاکٹر بروز صاحب کے اُن لیکچروں میں سے ایک لیکچر کا جو وہ ہندوستان میں دے رہے ہیں کچھ حصہ ترجمہ کرکے ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ اور ہمکو اُمید ہے کہ یہ پُرزور لیکچر ہندوستان کے اہل تحقیق کیلئے فایدہ مند ہونگے ہمارا ارادہ ہے کہ دوسرے لیکچروں کا بھی خلاصہ اسیطرح اردو خوانوں کیلئے شایع کریں۔ ایڈیٹر

جبکہ بائبل کا دیگر کتابوں سے کہ جن کو لوگ اپنی مقدس کتابیں سمجھتے ہیں مقابلہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ دیگر کتابوں کا اثر قومی حدود سے باہر نہیں پہنچا۔ زمانۂ حال کی سب سے عمدہ نظم کہ جس کی خوبصورتی ترتیب الفاظ اور قافیے پر منحصر ہوتی ہے عمدہ طور سے اور زبانوں میں ترجمہ نہیں کی جاسکتی ہے لیکن زبوروں کی نظم کی خوبی خیالات میں ہے اور اس واسطے خیال ہر ایک زبان میں ادا کئے جاسکتے ہیں۔

ہوشیار عالم کہتے ہیں کہ اور لوگوں کی کتب مقدسہ جب انگریزی زبان میں ترجمہ کیجاتی ہیں تو اصل اور ترجمہ میں بڑا فرق ہوتا ہے بہت سے محمدی قرآن کو دیگر زبانوں میں پڑھنا بُرا سمجھتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ انہیں الفاظ کو سیکھیں اور یاد کریں کہ جو اُن کے نبی نے لکھوائے اور جو اُس کے اصحابوں نے کھجور کی پتیوں وغیرہ پر لکھ دیا۔ لیکن ایسا کرنے سے کوئی زندگی بخش طاقت نہیں ہو سکتی ہے۔ سمجھدار لوگ ہمیشہ اپنے تعصبات کے اثر میں نہیں رہ سکتے۔

لیکن یہہ دعویٰ کہ بائبل زندگی اور سچائی کو انسان کے اندر پیدا کرتی ہے ثابت ہو جاتا ہے جبکہ ہم اِس بات پر خیال کرتے ہیں کہ بائبل کا اثر وحشی اور مہذب قوموں میں کس قسم کا ہوا ہے۔ اس نے دماغ کو اعلیٰ بنا دیا ہے اور زندگی کو بدل دیا ہے۔ تاریک انسانیت کے لئے چمکدار ستاروں سے پُر دنیا کو ظاہر کر دیا ہے۔ پُرانے اور نئے عہد نامے کے علم نے قدیم یونانیوں کی تیز اور ہمیشہ بڑھنے والی عقل کے لئے ایک نئے ستارے کو طلوع کر دیا ہے۔ زمانۂ حال کے لوگوں مثلاً جاپان پر بائبل کے اثر کا کہ جس سے وہ لوگ تہذیب کی ابتدائی منزلوں سے نکلنے کے لئے پُرجوش معلوم ہوتے ہیں خیال کرکے ایک مصنف زمانۂ حال کی تشبیہہ کو استعمال کرتا ہے یعنے یہہ کہ ”بائبل کا ترجمہ کرنا قومی عقل کے درمیان ریل کی سڑک بنانے کی مانند ہے“ +

جب میں چاروں طرف نگاہ اُٹھاتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ جہاں کہیں یہہ کتاب پہنچ گئی ہے وہاں لوگ باوجود اس کے کہ اپنی اپنی کتب مقدسہ رکھتے اور ان کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں مگر تو بھی اخلاقی سستی سے جگائے گئے ہیں۔ اُنہوں نے بتکلف اپنے تئیں مقابلہ اور فتوے کے تلے دیکھ لیا ہے حالانکہ اُن کے ہاتھوں میں اخلاقی اور روحانی سچائی کے تتر بتر شدہ موتی کہ جو اُن کی مقدس کتابوں میں سے چمکتے ہیں موجود ہیں۔ کیا تم اُس رقبے سے باہر کہ جہاں بائبل کا پاک اثر نہ پہنچا ہو کہیں بھی ایسا پاتے ہو کہ جہاں عورت کی سچی عزت کی جاتی ہو اور اُس کے اعلیٰ حقوق کا لحاظ کیا جاتا ہو +

سب سے بڑی آزادی کہ جس کے باعث سے مسیحیوں کا نمونہ گھرانے کی نسبت غیر مسیحیوں سے خواہ وحشی ہوں یا مہذب سبقت لے گیا ہے مسیحی نوشتوں سے حاصل ہوتی ہے۔ میں اُس کا بیان کر سکتا ہوں کہ جس سے ظاہر ہو کہ اس کتاب نے عورتوں کے لئے کیا کیا ہے کس طرح سے زولولینڈ میں لڑکیوں نے جو مویشیوں کے بدلے میں فروخت کی جاتی تھیں اِس بات کو سیکھ لیا ہے کہ وہ یسوع مسیح ہمیشہ اور ہر حالات میں عورتوں کا مددگار اور دوست ہے) کے خون سے خریدی گئی ہیں۔ کس طرح سے اُن عورتوں نے جو سوریا میں ذہنی اور اخلاقی بچپن کی حالت میں چھوڑی جاتی تھیں نئے عہد نامے سے انجیل کی آزاد کرنے والی سچائی کو جان لیا ہے۔ کس طرح سے جاپان میں لڑکیوں نے کہ جو اپنے تئیں والدین کی خاطر شرم کے کاموں کے لئے فروخت کر دیتی تھیں اور اُن کی اس کام کے سبب سے بڑی تعریف ہوتی تھی اور کوئی خیال نہیں کرتا تھا کہ آیا والدین کا حق ہے کہ نہیں کہ اِس طرح سے لڑکیوں کو بیچ دیویں اور کوئی کسی لڑکی کو یہہ نہیں کہتا تھا کہ تم والدین کے اِس قسم کے حکم کو نہ مانو یہہ بات کو مریم کے بیٹے سے سیکھ لیا ہے کہ تمہارے لئے زمینی اور آسمانی آزادی ہے کس طرح چین میں کہ جہاں پیدایش سے موت تک عورت کی زندگی دُکھ و مصیبت کی زندگی سمجھی جاتی ہے اور جس کے بڑے اُستاد نے عورتوں کو کثرت ازدواجی اور حقیر سمجھے جانے سے آزاد کرنے کا کبھی خیال تک بھی نہیں کیا اور ہندوستان میں زبردستی بیوہ کی حالت میں رہنے کا دُکھ ایسا سخت ہوتا ہے کہ جس سے ہر ایک شخص کا دل جو ہمدردی کی نسبت مردہ نہ ہو گیا ہو پگھل جاتا ہے اور جہاں سیکڑوں غیر مسیحی سوشیل ریفارمر اُٹھ کھڑے ہیں کہ اس کی کے برخلاف جنگ کریں وہاں عورتوں نے بائبل کو آزاد کرنے والا پایا ہے کہ جو اُن کے دُنیاوی بندھنوں کی زنجیروں کو کاٹ کر اُن کی مقید روح کو ستاروں سے بھی بلند اونچائی اور اُمیدوں تک اُٹھا دیتی ہے۔

ممکن ہے کہ ہم اے۔ سوالڈ صاحب کے ساتھ متفق ہوں کہ ”نئے عہد نامے میں دنیا کی تمام حکمت موجود ہے“ اور سر ولیم جونس کے ساتھ بھی کہ ”بائبل میں زیادہ سچی بلند خیالی زیادہ نادر خوبصورتی زیادہ پاک اخلاقی تعلیم۔ زیادہ ضروری تواریخ اور نظم اور بلاغت کی بڑی عمدگی پائی جاتی ہے بہ نسبت اُن تمام کتابوں کے جو خواہ کسی زمانے یا زبان میں ہی کیوں نہ لکھی گئی ہوں“۔ مگر تاہم یہہ نہ سمجھیں کہ بائبل کا بڑا مقصد سچائی نہیں ہے بلکہ زندگی یا یہہ کہ سچائی کے وسیلے سے زندگی حاصل ہو۔ ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ اس کتاب میں



یا اُس کے ساتھ ایسی الٰہی طاقت ہے کہ جو لاثانی روحانی معجزے کرتی ہے۔ مخالفوں پر بھی اُس کا اثر ہوتا ہے۔ تھوڑا عرصہ ہوا کہ ایک شخص نے جو مسیح کے علم الٰہی اور محمد کے علم الٰہی میں فرق بیان کرنے کے لایق کوئی بات نہیں دیکھتا ہے فورٹ نائیٹلی ریویو میں لکھا کہ یہ خیال کرو کہ مسیحی مشنریوں نے جزائر بحر الکاہل۔ نیو گنی اور میڈگاسکر میں کیا کیا ہے۔ سو جزائر مذکورہ میں برطانیہ کے مشنروں نے بغیر ایک پیسہ خرچ کرنے یا کسی یورپین گورنمنٹ کا ایک قطرہ خون بہانے کے تہذیب کو قائم کیا ہے۔ ایسے ہی کام کا افریقہ میں شروع ہو چکا ہے۔ ٹان گنجکی اور نیاسا کی جھیلوں میں پہلے پہل جہاز کس نے ڈالے؟ برطانیہ کے مشنوں نے۔ کس نے پہلے پہل دریائے کانگو کے بڑے معاون کو دریافت کیا؟ بپٹسٹ مشن سوسائٹی کے ایک چھوٹے سے جہاز نے۔ اُس شخص (مسٹر ملسٹ) کو ہمیشہ اُس متحرک کرنے والی طاقت سے کہ جو مسیحی مشنوں میں کام کرتی ہے کچھ ہمدردی نہیں ہے بلکہ ملکی مخالفت شعار ہو کے وہ تعلیم اور تہذیب کے پھیلنے سے خوش ہو کر بائبل کے مسیحی مذہب کے کام کے پھیلنے کی تائید کرتا ہے۔ چین اور جاپان کے لوگ امریکہ میں اپنے ملک کے لوگوں کو بھیجتے ہیں کہ وہ ہمارے طریقوں کو سیکھ لیویں اور ہماری انسٹی ٹیوشنوں کے زور کو اپنے ساتھ لاویں اور اپنی صنعتوں کے نمونے اپنے ساتھ لیتے آویں مگر ایک مشنری تہذیب کی دھارا کو جاری کرنے کے لئے اُن کے سب ڈیلیگیشنوں سے زیادہ کام کر سکتا ہے کیونکہ وہ اپنی تعلیم کو ابتدا سے شروع کرتا ہے اور وہ ضمیر اور اپنے تئیں جاننے کی طاقت اور انسانی فطرت کے منبعے کو جگا دیتا ہے وہ ایک قوم میں بائبل کو ہاتھ میں لے کر اپنی سیدھی سادی صورت سے کر جاتا ہے۔ اور وہ سمندر میں ایک قطرے سے بھی حقیر نظر آتا ہے لیکن وہ تہہ میں صرف اس لئے ڈوب جاتا ہے کہ بکثرتی اور صورت میں ظاہر ہووے۔ بائبل آزادی اور قومی زندگی کی سند (چارٹر) ہو گئی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت تھوڑا کام کرتا ہے لیکن نادرس دیوتا کی طرح کہ جس نے اپنے سمندری پیالے کی تلچھٹ تک بھی پی لیا اور سمندر چھوٹا ہو گیا اکثر ایسے نتیجے دیکھتا ہے کہ جو معجزانہ اور بڑے ہوتے ہیں ہمیشہ اور ہر جگہ بائبل زندگی کو لاتی ہے۔ اس کے اُصول جو عالمگیر ہیں محبت۔ اُمید اور خوف کے چشموں کے ساتھ لگے ہوئے ہیں اور وہ ہر ایک ایسے طریقے سے کہ جو زندگی کی تمام رفتار کو مشاہدہ کی باریک بینی سے بھر دیتے ہیں بہت ہی اختلاف رکھتے ہیں۔

بائبل اور خاصکر نئے عہدنامے کی تعلیموں سے شہروں اور کلیسیاؤں میں سیلف گورنمنٹ کے اصول پیدا ہوئے ہیں جو مغربی ممالک میں تہذیب کے ہمراہ پہنچے ہیں۔ بائبل ہی سے وہ مسیحی تعلیم نکلی ہے کہ جس نے انسان کے درجے کو بلند کر دیا ہے۔ اسی سے خداوند کے دن کو کہ جو ہماری آزادگی کا پُشتہ اور ہماری تہذیب کا مغز ہے ماننے کی تعلیم پیدا ہوئی ہے اسی سے بچوں کو روحانی بچائی کی تعلیم دینے کا ایسا طریقہ نکلا ہے کہ جس نے آزادی کو محفوظ رکھنے کے لئے بڑے بڑے مدبر سلطنتوں اور مسلح فوجوں کی نسبت زیادہ کام کیا ہے۔ بائبل سب سے پہلی کتاب تھی جو گٹنبرگ کے چھاپہ خانہ میں چھاپی گئی تھی اور یہہ کتاب نئی دُنیا میں تعلیم کے طریقے کی بنیاد ہے۔ اسی سے پبلک سکول پیدا ہوئے ہیں اور تین سے زیادہ مسیحی کالج جو کہ کیمبرج سے لیکر بڑی بڑی جھیلوں اور امریکہ کے میدانوں اور پہاڑوں اور ایشیا کے سمندری کناروں تک جاری ہو گئے ہیں۔ ہماری قومی انسٹی ٹیوشنوں کی سب سے عمدہ باتیں بائبل سے ہی نکلی ہیں۔ یہہ میل کی آواز کی ہی گونج ہے کہ جو جیفرسن صاحب کی اُس تعلیم میں پائی جاتی ہے کہ جس میں وہ کہتا ہے کہ تمام انسان زندگی۔ آزادی اور دُنیا میں سب سے بڑی نیکی کے حق کو حاصل کرنے کے لئے مساوی پیدا کئے گئے ہیں بائبل سے ہی راستبازی کا نمک نکلا ہے کہ جس نے اب تک دُنیا کو سڑنے سے محفوظ رکھا ہے +

کوئین وکٹوریہ اپنی جوبلی کے موقعہ پر ویسٹ منسٹر ایبے کے گرجے کی اندرونی راہ سے جا رہی تھیں تو لونگسٹون صاحب کی قبر کے پاس سے گذریں جس پر مسیح کے یہہ الفاظ کندہ ہیں "کہ میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اس بھیڑ خانے کی نہیں" اُس بہادر کی قبر کے یہہ الفاظ فی الحقیقت بہت میٹھے اور تمام دُنیا کو ایک ہی روحانی جھنڈے کے تلے لانے کے لئے ایک بڑی نبوت ہیں۔ اور یہہ عالمگیر کتاب اُس جلالی بادشاہت کی کہ جس کی حدیں پہلے سے ظاہر ہو چکی ہیں پیشرو۔ نشان اور ڈھا لینے والی طاقت ہے اور ہماری موجودہ نامکمل اور تقسیم شدہ مسیحی جماعت کی نسبت زیادہ روشن۔ دلکش اور الٰہی ہے۔ ہم مسلمانوں کے پاس یہی کتاب لے کر جاتے ہیں اور اُنہیں یاد دلاتے ہیں کہ تمہارا اپنا قرآن بھی پُرانے اور نئے عہدنامے کو خدا کا کلام قبول کر کے اعلیٰ درجہ کی تعظیم دیتا ہے۔ وہی کتاب لیکر ہم چین میں جاتے اور اُس جھنڈے کو جو اُس کے سب سے عمدہ ملکی اور سوشیل نمونے سے مطابقت رکھتا ہے اونچا کر کے وہاں کے لایق لوگوں کو آسمانی بچے بادشاہ کی خبر دیتے ہیں۔ یہی کتاب لے کر ہم ہندوستان کو گئے ہیں اور اُس کے گہرے مسائل اور ایشور کے سرب بیاپی ہونے کا بھی انکار نہ کر کے بتلاتے ہیں کہ خدا نے جو مسیح میں تھا مجسم ہو کر اور کفارہ دیکر دُنیا کو اپنے ساتھ ملا لیا ہے۔ اُس کتاب کو لے کر ہم اُن کے پاس آتے ہیں کہ جو ایشیا کی تاریکی میں بیٹھے ہوئے ہیں اور اُس کے صفحوں سے دُنیا کی نور کو چمکاتے ہیں یہاں تک کہ اس عالمگیر کتاب میں سے لوگ عالمگیر شخص اور نجات دہندہ کو دیکھ لیں اور نبیوں۔ رسولوں اور شہیدوں کے ساتھ کہ جنہوں نے اِس کتاب کے اقوال پر عمل کیا ہے جو اب سفید لباس پہنے ہوئے اُس کے سامنے کہ جس کو یوحنا نے دیکھا کہ خون میں ڈوبا ہوا اُس کا لباس ہے اور اُس کا نام کلام خدا ہے کھڑے ہیں ملائے جاویں +

وبائے بیوبانک

ایک مریض امرتسر میں آج کل معلوم ہوا ہے۔ یہہ بیمار ۱۰ تاریخ جنوری کو بمبئی سے پوشیدہ پوشیدہ چلا آیا تھا۔ کہتے ہیں کہ یہہ اب تندرست ہوتا جاتا ہے۔ گذشتہ ماہ کے آخر میں ایک مہلک واردات فیروزپور میں ہوئی ہے کہتے ہیں کہ بمبئی سے کئی دو کاندار فیروزپور میں آ کر آباد ہوتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام ہندوستان میں اس مرض کے پھیلنے کا اندیشہ ہوتا جاتا ہے۔ اور اب ممالک غیر کے بندروں میں ہندوستان کے جہازوں پر بندش

مراسلات

پُرش میدھ یعنے اِنسان کی قربانی

دیانندی آریا کہتے ہیں کہ قدیم آریاؤں میں اِنسان کبھی بھی قربانی نہیں چڑھائے جاتے تھے برعکس اس کے یہہ بات آسانی سے ثابت ہو سکتی ہے کہ نہ صرف ہندو آریاؤں بلکہ یونانیوں رومیوں۔ جرمن اور برطانیہ کے باشندوں میں بھی یہہ دستور جاری تھا۔ ایک وقت تھا جبکہ سب آریا ایک ہی جگہہ رہتے تھے اور اُن کے دستورات بھی ایک ہی طرح کے تھے۔ پس جب ہم جانتے ہیں کہ مغربی آریاؤں میں اِنسان قربان کئے جاتے تھے مثلاً انگلستان میں بے شمار آدمی ہر سال زندہ جلا دئے جاتے تھے اور ایتھنی میں قوم کے گناہوں کو مٹانے کے لئے سال بسال ایک مرد اور ایک عورت کو قربان کیا جاتا تھا اور جرمن کے باشندے بعض بعض دفعہ سیکڑوں آدمیوں کو ایک ہی وقت میں ذبح کر ڈالتے تھے تو یہہ بھی گمان غالب ہے کہ مشرق کے آریوں میں بھی ضرور اِس دستور کا رواج ہوگا۔

ڈاکٹر راجندرو لعل متر نے جو زمانہ حال میں سنسکرت کے مشہور پنڈت تھے بڑے تحقیق کرکے بنگال کی ایشیاٹک سوسائٹی کے رسالہ میں اس دستور پر ایک آرٹیکل لکھا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ویدوں میں اِنسان کے قربان کرنے کی اجازت پائی نہیں جاتی ہے یہہ دستور اُس زمانہ کے بعد جاری ہوا مگر ڈاکٹر راجندر لعل متر فرماتے ہیں کہ۔

”جب میں ہندو ہوکر اپنے بزرگوں کے کاموں کا ذکر کرتا ہوں تو مجھے بڑی تسلی ہوتی اگر میں سچائی سے مندرجہ بالا نتیجے پر پہنچ سکتا مگر افسوس کہ ایسا کرنے سے میں تواریخ کا صحیح صحیح بیان نہیں کر سکونگا“۔

یہہ مضمون ڈاکٹر صاحب کی تصنیف شدہ کتاب بنام اِنڈو آرین میں موجود ہے۔ اِس مضمون میں اُنہوں نے اپنے بیان کے ثبوت میں سنسکرت اور انگریزی میں بہت سے حوالہ پیش کئے ہیں۔ اِس میں ڈاکٹر صاحب زمانۂ قدیم اور حال میں دُنیا کے تمام حصوں میں اِنسان کی قربانی کی رسم کے پھیلنے کا ذکر کرکے کہتے ہیں کہ ہندو مذہب کی تعلیم خواہ کیسی ہی رحم اور مہربانی سے پُر کیوں نہ ہو مگر وہ حیوانوں کی قربانی کے بالکل مخالف نہیں ہے بلکہ بہت سی بڑی بڑی رسموں کے ادا کرتے وقت کئی قسم کے حیوان اور پرندے کثرت کے ساتھ ذبح کئے جاتے تھے۔ ایک رسم کے پورا کرنے کے لئے رسم کے ادا کرنے والے کے لئے بھی ضروری ہوتا تھا کہ وہ سمندر میں ڈوب کر مر جاوے اُس کو وہ مہاپرستھنا کہتے تھے۔ ایک اور رسم کفارہ کے لئے ہوتی تھی کہ جس میں گنہگار اپنے تئیں چتا پر جلا کر راکھ کر ڈالتا تھا اُس کو تُشنا کہتے تھے۔ بنگال کی رحم دل عورتیں بہت عرصے تک اپنے پلوٹھے بچوں کو دریائے گنگا میں پھینکتی رہیں۔ آج کل اگر ہندو مذہب کے پیروؤں نے اِن باتوں پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے تو یہہ فرض کرنا بھی خلاف عقل معلوم نہیں ہوتا کہ قدیم زمانے میں دیوتاؤں کے غضب کو مٹانے کے لئے اِنسان قربان کئے جاتے تھے۔

لیکن جب ہم اس کو چھوڑ کر ویدوں کی طرف متوجہہ ہوتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اِنسان کی قربانی کا ذکر رگوید کی پہلی کتاب میں ہی پایا جاتا ہے جس میں وہ سات گیت موجود ہیں کہ جو شونا سفا نے تصنیف کئے جبکہ وہ ذبح کرنے کے لئے کھمبے کے ساتھ باندھا گیا تھا۔ رگوید کی ایتریا برہمنا میں یہہ کہانی اس طرح سے بیان کی گئی ہے۔

ہرش چندر نے برن دیوتا سے عہد کیا کہ اگر میرے گھر میں اولاد ہوگی تو میں پلوٹھے کو قربانی چڑھا دونگا۔ چنانچہ اس کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا کہ جس کا نام اُس نے روہتا رکھا۔ برن دیوتا نے قربانی مانگی۔ ہرش چندر اُس وقت تک لیت ولعل کرتا رہا جب تک کہ اُس کا لڑکا بالغ ہوکر باپ کے گھر سے بھاگ گیا۔ دیوتا نے ہرش چندر کو جالندہر کی بیماری سے دُکھ دیا۔ آخر روہتا نے سو گائے دیکر سونا سفا کو اُس کے باپ اجی گرتا سے مول لے لیا جب سونا سفا تیار ہوا تو کوئی آدمی نہیں تھا کہ اُسے قربانی کے لئے کھمبے کے ساتھ باندھ دیتا تب اُس کے باپ اجی گرتا نے کہا کہ مجھے سو گائے اور دو تو میں اُس کو باندھ دونگا۔ چنانچہ ایک سو گائے لے کر اُس نے اپنے بیٹے کو باندھ دیا جب سونا سفا اِس طرح سے باندھا گیا اور اپری منتر لگاتے گئے اور آگ کے گرد گھمایا گیا تو کوئی نہیں تھا کہ جو اُس کو قتل کرتا تب اجی گرتا نے پھر کہا کہ مجھے ایک سو گائے اور دو تو میں اُس کو قتل کر دونگا۔ اُنہوں نے ایک سو گائے اور دیدیں اور وہ چھری کو تیز کرکے آیا تب سونا سفا نے۔ اگنی۔ اندر۔ متر۔ برن۔ اور دوسرے دیوتاؤں کی تعریف میں گیت گایا۔ تب برن نے سونا سفا کے گیتوں سے خوش ہوکر اُس کو چھوڑ دیا۔ اِس کے بعد سونا سفا باپ سے ناراض ہوکر بسوامتر اپنے ماموں کے گھر جا رہا۔

اس کہانی سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اُس وقت اِنسان قربانی چڑھائے جاتے تھے کیونکہ اگر ہرش چندر کے لئے صرف اِتنا ہی کافی ہوتا کہ وہ اپنے بیٹے کو کھمبے کے ساتھ باندھ دیوے اور چند منتر پڑھکر اُس کو صحیح سلامت کھول دیوے تو کچھ بھی مشکل نہ تھی اور پھر بیٹے کا اپنے باپ کے گھر سے بھاگ جانا اور اپنے لئے عوضی خریدنا اور باندھنے اور قتل کرنے کے لئے سو سو گائے کا دینا بالکل بیہودہ اور بے معنے تھا۔ ڈاکٹر راجندر لعل متر کہتے ہیں کہ ”جب ہم دیکھتے ہیں کہ اِس صدی کے شروع تک گنگا میں پلوٹھوں کا چڑھانا عام تھا اور کہانی سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ سونا سفا روہتا پلوٹھے کے عوض میں برن یعنے پانی کے دیوتا کو چڑھایا گیا تھا تو ہم کو یہہ مان لینا کچھ بھی ناواجب یا نامناسب معلوم نہیں ہوتا کہ اُس وقت اِنسان قربانی چڑھائے جاتے تھے۔

پروفیسر میکس مولر صاحب بھی اس کی تائید کرتے ہیں اور

کہتے ہیں کہ ایتریا برہمن کی اِس کہانی سے ظاہر ہوتا ہے کہ قدیم زمانے میں برہمن انسان کی قربانی کے خیال سے واقف تھے اور وہ لوگ جو برہمنوں کی قوم سے علاقہ رکھتے تھے اِس مقصد کے لئے اپنے اڑکوں کو بیچنے کے لے بھی طیار ہو جاتے تھے "

پرش میدھ یعنے اِنسان کی قربانی تمام مخلوقوں پر فضیلت حاصل کرنے کے لئے کی جاتی تھی - اور اس رسم کو صرف برہمن اور چھتری ہی ادا کر سکتے تھے +

اس قربانی کی رسم کے ادا کرنے کا سب سے پہلا ذکر یجروید کی واجسینی سنگھتا میں پایا جاتا ہے اُس میں بیان کیا گیا ہے کہ خاص خاص دیوتاؤں اور دیویوں کے لئے الگ الگ طریقے سے اِنسان کی قربانی کرنی چاہئے +

پرش میدھ میں ہی انسان قربان نہیں کئے جاتے تھے بلکہ اشومیدھ میں بھی گھوڑے کے ساتھ اِنسان قربانی کیا جاتا تھا اور اس باعث سے اِنسان کی قربانی کے ساتھ کل جگ میں یہہ قربانی بھی موقوف کی گئی ہے +

معلوم ہوتا ہے کہ برہمنوں کے علاوہ اُپنِشدوں کے مصنف بھی انسان کی قربانی کی رسم سے واقف تھے -

اگرچہ پُرانوں میں پرش میدھ کا ذکر نہیں پایا جاتا ہے مگر چنڈکا دیوی کے آگے آدمیوں کے ذبح کرنے کا ذکر موجود ہے چنانچہ کالکا پران میں لکھا ہے کہ "مقررہ رسومات کے مطابق ایک اِنسان کو قربانی چڑھانے سے دیوی ایک ہزار برس تک خوش رہتی ہے اور تین آدمیوں کے قربانی چڑھانے سے ایک لاکھ برس تک "

مندرجہ ذیل کے نتایج ڈاکٹر راجندر لعل متر نے اپنی تحقیقات سے ظاہر کئے ہیں +

(۱) اِنسانی تہذیب کی تواریخ اور ہندوؤں کی رسومات کا لحاظ کرکے ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں ہے کہ ہم اس بات کو قایم کر سکیں کہ قدیم زمانے میں ہندو اپنے دیوتاؤں کے آگے آدمیوں کو قربان نہیں کیا کرتے تھے +

(۲) اغلباً رگوید سنگھتا میں سوناسفا کے گیت اِنسان کی قربانی کی طرف منسوب کئے گئے ہیں +

(۳) ایتریا برہمنا میں جو بیان پایا جاتا ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس زمانے میں فی الحقیقت اِنسان کے قربانی کرنے کی رسم جاری تھی -

(۴) پرش میدھ کی رسم کے ادا کرنے میں آدمی قربانی چڑھائے جاتے تھے -

(۵) ست پتھ برہمنا میں اِنسان کو قربانی کرکے کچھ پرزوں میں چڑھانے کی اجازت پائی جاتی ہے -

(۶) تیتریا برہمنا کے مطابق اشومیدھ کی رسم کے پورا کرنے میں آدمی بھی قربانی چڑھایا جاتا تھا -

(۷) پرانوں میں پُرش میدھ کی رسم تو منع کی گئی ہے مگر چنڈکا دیوی کے آگے آدمی قربان کرکے چڑھانے کا حکم ہے +

(۸) تنتروں میں لکھا ہے کہ چنڈکا کے سامنے اِنسان کو ذبح کرکے چڑھانا چاہئے مگر جب اِنسان نہ مل سکے تو اُس کا پتلا بنا کر چڑھانا واجب ہے +

بائبل شریف

اُس کی

شہادات خصوصیات و تاثیرات

تاثیرات کلام اللہ

اب مجھے صرف کتاب مقدس کی تاثیرات کے بارہ میں کہنا باقی رہ گیا ہے جو کہ میرے مضمون کا تیسرا جز ہے وہ دو قسموں میں غور کیا جا سکتا ہے اول وے جو کہ صرف پُرانے عہد ناموں کے نوشتوں سے پیدا ہوتے ہیں اور دوم وہ جو پرانے اور نئے دونوں عہد ناموں کے نوشتوں سے ظاہر ہوتے ہیں پیشتر پرانے عہد نامہ کی طرف میں تمہاری توجہ مبذول کرانی چاہتا ہوں

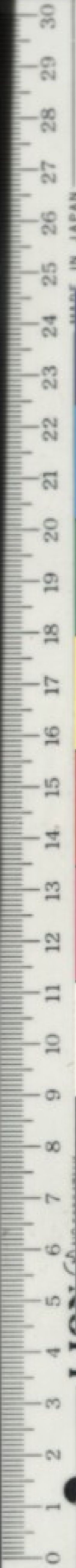
۱ پرانے عہد نامے کے نوشتوں کی تاثیر بنی اسرائیل کے ایک خاص قوم بن جانے اور اُنکی محافظت یکساں رہنے میں ملک کنعان میں آباد ہونے کے وقت سے لیکر یروشلم کی بربادی تک جو رومیوں نے کی مختصراً بیان کیا جا سکتا ہے چند لفظوں تک اس قوم کی تواریخ وصفت و تاثیر کی بابت جو دُنیا میں نمود ہوئیں غور کرو یہہ تسلیم کرکے کتاب مقدس کی عام سچائی ثابت ہوگئی ہے ہم اِس سے معلوم کرتے ہیں کہ بعد مصر سے چلے جانے کے اور ملک کنعان پر قبضہ کر لینے کے اُنہوں نے پندرہ سو برس تک ہر قسم کے تبدلات دیکھے بار بار اُن کے ملک پر حملے ہوئے اور اُجاڑ کر دیا گیا اُن کے شہر برباد ہو گئے اور نہایت سخت ظلم سے سلوک کئے گئے اور اکثر تھوڑے سے رہ گئے تاہم بار بار دشمنوں کے ہاتھ سے بچائے گئے اپنی آزادگی حاصل کی - اور سابق کے موافق اور زیادہ اقبالمند ہو گئے -

داؤد اور سلیمان کے عہد سلطنت میں کل گرد و نواح کی قوموں پر حکمران رہے اور بعد ازاں وہ دو سلطنتوں اسرائیل اور یہودا میں منقسم ہو گئے جن میں سے ماقبل الذکر برباد ہو گئے اور باشندگان اسیریوں سے مقید ہو گئے اور سلطنت مابعد کو بادشاہ بنوکدنضر فتح کرکے وہاں کے باشندوں کو شہر بابلون میں لے گیا - بابت دس فرقوں کے جو سلطنت اسرائیل میں شامل تھے ان کا آگے بیان نہیں ہے پر دوسرے فرقہ یہودا اور بنی یامین یا ان کا ایک بڑا شمار بابلون سے واپس آکر پھر ملک کنعان میں سے جہاں رومیوں سے قطعی طور پر پراگندہ کئے جانیکے وقت تک رہے بیان ہوا ہیں ان کل صدیوں کے اور تبدل حال کے اقبالمندی اور تنگ حالی میں مشترکہ اور دو جداگانہ سلطنتوں میں قبل حملہ اسیریوں کے یہہ بارہ فرقے اور باقی دو فرقے ہمیشہ ایک ہی قوم لیکن دوسری قوموں سے علیحدہ اور جدا رہی - لیکن ان کی تعریف کی اس موقع پر اُن کی جداگانہ خاصیت کیا تھی ایک خاص بات جو ان میں دیکھی جاتی ہے یہہ ہے کہ کل قوموں میں وہی صرف ایک خدا کی پرستش بطور خالق پروردگار اور جہان کے مالک کے جو صرف آدمیوں کی پرستش اور خدمت کے لایق اور مناسب ہے کرتے تھے باوجودیکہ اُنہوں نے اپنے غیر قوم پڑوسیوں کی بت پرستی کی رسموں کو کم و بیش

عرصہ کے لئے قبول کرلیا تھا تس پر بھی وہ مابین ان پندرہ سو سالوں کے بطور شاہان دنیا خدا کی وحدانیت اور بتوں کی پرستش کو بُطلان سمجھتے ہے پھر پُرانے عہدنامہ کی تاریخی اور پیغمبرانہ کتابوں کو ہوشیاری سے مُلاحظہ کرنیسے معلوم ہوگا کہ بنی اسرائیل دوسری قوموں سے اپنی اعلیٰ اخلاقی ملکی آزادگی اور آپس کی خانگی خوشی کے باعث مشہور تھے اگرچہ جبکہ نبیوں نے اُن کو بہ سبب اُن کی نا راستی بدی ۔لالچ ۔ریاکاری اور رسم کے ملامت کی تو ممکن ہو کہ ہم اُن کو ایک قوم بن جانے کی نسبت بُرا خیال کریں ۔لیکن اگر ہم اس طریقہ کو جس میں غیر قوموں کی بُرائیوں کا بیان ہو غور کریں ۔اور نیز یہہ کہ کیونکر اُن کو بُرائیوں سے پرہیز کرنیکی نصیحت دیگئی تو ہمکو اعتبار کرنے کی وجہہ معلوم ہوگی ۔کہ وہ ایسے بُرے نہیں تھے جیسا ہم اس سے پہلے اُنہیں قیاس کرتے تھے اور جو تشبیہہ غیر قوموں کی پولوس رسول نے رومیوں کی کتاب میں دی ہو وہ ان سے بالکل متعلق نہ تھی اس میں کچھ شک نہیں کہ اُن کو قومی ملکی آزادگی حاصل تھی اور اس عرصہ دراز تک جس میں وہ غیر ملکی حملوں سے محفوظ رہے اُن کی آپس کی اور خانگی خوشی جنہیں ہم اس بیان سے جو سلیمان کے عہد میں ہو اہو معلوم کرسکتے ہیں ۔یہہ سب ہر ایک صحیح سالم اپنے انگور اور انجیر کے درخت کے نیچے رہتے تھے اور نہ صرف بہ سبب اپنے عالی اخلاق کی وجہہ سے ایک خاص قوم سمجھے جاتے تھے بلکہ وہ کہیں زیادہ ممتاز شخصوں کی نیکی کی وجہہ سے مشہور تھے ۔کس پُرانی تواریخ میں ساموئیل اور نحمیاہ کی مانند حکام یا یہوشفاط حزقیاہ اور یوشیاہ کی مانند بادشاہ جو اپنے انصاف اور خوف خدا اور اپنے لوگوں کے فکر کیواسطے جن پر وے حکومت کرتے تھے معروف تھے پائے ہیں یا مانند دانئیل اور اُس کے تین ساتھیوں کے جو اپنے کو خوفناک ہلاکت میں بہ نسبت گناہ کرنیکے ڈالنے کو راضی تھے یہہ ایسے لوگ جن کی نسبت ہم زور سے سکتے ہیں جو ہر زمانہ میں پائے جاتے تھے اور خدا کے وفادار بندے تھے اور ہر خطرہ میں اس سے مدد اور غموں میں تسلی چاہتے تھے اور جن کو قوت دی تھی اور خوشی تعریف اور شکرگذاری کرنے میں بھی دیکھتے ہیں در باب اسرائیلیوں کے دنیا پر

موثر ہونے کے یہہ یاد رکھنا چاہئے کہ جب ان کا اگلے زمانہ کی خاص قوموں یعنی مصریوں اسیریوں پارسیوں یونانیوں اور رومیوں سے متواتر سروکار پڑا تو یہہ ان کے مذہب کی خصوصیت سے باری باری واقف ہو گئے اور اُن کی قومی اور شخصی خاصیت کو جان گئے دو خاص امثال ہم دانیل کی کتاب میں انکی تاثیروں کی جو اُنہوں نے اس طور پر ڈالیں بابل کے بادشاہ نبوکدنضر اور میدی اور فارس کے بادشاہ دارا میں پاتے ہیں ۔یہہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس میعاد کے درمیان جس میں شاہ نبوکدنضر نے یروسلم کو برباد کیا اور عیسوی سن شروع ہوا ان کی ایک بڑی شمار مانند حالت موجودہ کے دُنیا کے کل شائستہ ملکوں پر منتشر ہو گئی ۔اور جہاں کہیں وہ رہے اُنہوں نے یکساں شہادت اپنے خاص ملک کے عبادتخانے میں پرستش کرنے اور دوسری طرف سے الوہیت کی یگانگت اور بت پرستی کو بُطلان سمجھتے ہیں دی ۔اس شہادت کے نتایج کو ہر خاص ملک میں دریافت کرنے کا ہمارے پاس کوئی ذریعہ نہیں مگر وہ واقعات جو گاہ بگاہ اعمال کی کتاب میں مندرج ہیں مع دیگر تاریخ گذشتوں کے ثابت کرتے ہیں کہ وہ کم نہ تھے ۔بعد اختتام ہونے اس زمانہ کے جس کا میں ذکر کر رہا ہوں یعنے ہمارے خداوند یسوع مسیح کے پیدا ہوتے کے قریب ایک عام اُمید اُن کے درمیان پائی جاتی تھی جیسا کہ تمکو یاد ہوگا کہ کہا گیا تھا کہ داؤد کے خاندان سے ایک پیدا ہوگا جو اُن کا بادشاہ اور مسیح یعنے مسح کیا ہوا خدا کا ہوگا وہ اُن کی قوم کی بزرگی اور اقبالمندی کو پہلے کے برابر بلکہ اس سے بھی زیادہ بڑھائیگا لیکن جب وہ یسوع ناصری جس کے بارے میں مسیحیوں کا ایمان ہے کہ وہ اُمید اُس میں پوری ہوگئی ان کے پاس آیا تو اُنہوں نے اس کو رد کیا اور صلیب دینے کے واسطے پکڑ لیا ۔اُس کے بعد ۷۰ برس کے اندر شہر اور ہیکل برباد کر دئے گئے اس وقت سے ابھی تک یعنے کچھ اوپر اٹھارہ سو برس سے کہ وے تمام روے زمین پر پراگندہ ہیں ۔اور اگرچہ نہ اُن کے پاس کوئی ایسا ملک تھا جسے وہ اپنا کہہ سکتے ۔یا کوئی ہیکل جس میں وہ مذہبی رسومات

کی یادگاری کرتے اور حالانکہ نہایت سنگدلی کے ساتھ ستائے گئے تاہم اُنہوں نے اپنی جداگانہ قومی خاصیت قایم رکھی اور دوسرے لوگوں کے درمیان رہ کر اور بعض اوقات بڑی اقبالمندی اور بعض اوقات سخت تنگی میں رہتے ۔ہر قسم کے ملک کے بادشاہ قومی دستور اور خانگی حالت میں مُبتلا ہو کر باوجود اس دشواری کے جس سے بعض اوقات اُن کی باہمی آمد و رفت ناممکن ہوگئی اُنہوں نے اپنی قومی پہچان قایم رکھی اور سابق کی کل باتیں یاد رکھیں اور علاوہ اس کے جو اس سے زیادہ غور کے لایق ہے یہہ ہے کہ وہ ایک آیندہ کے نجات دینے والے کی اُمید کرتے چلے آتے تھے ۔یہہ خیال کرکے کہ اُن کے سب لوگوں کو ایک جگہہ اکٹھا کریگا ۔اِس طرح فی الواقع عجیب تواریخ زمانہ حال سے لے کر زمانہ سابقہ کے بہت برسوں کے مابین جس کی اُنہوں نے اپنی جداگانہ خاصیتیں قایم رکھیں معلوم ہوسکتی ہے ۔اور نسبت ان کے ایمان اور مذہبی رسومات کے اُن کی علیحدگی دُنیا اور قوموں سے اور اُن کا باہمی رشتہ فی الواقع اسی قوم کے لوگ ہیں جو زیر پیشوائی یشوع کے جیسے صدیوں گذر گئیں ملک کنعان میں داخل ہوئے اور اس پر قبضہ کر لیا اور اٹھارہ سو برس ہوئے کہ مسیح پر اُس کے مرتے دم قہقہا مارتے تھے اور یہہ کہتے تھے کہ اگر وہ اسرائیل کا بادشاہ ہے تو اپنے آپ کو صلیب پر سے اُتار دے تو تب ہم اُس پر ایمان لاوینگے پس سوال یہہ ہے کہ کس سبب سے اِس قوم کی ابتدائی بناوٹ اور مابعد کی لگاتار حفاظت قایم رہی ۔یقیناً جواب یہہ ہے کہ بائبل کی وجہہ سے یعنی پُرانے عہدناموں کے نوشتوں کے اِن حصوں کی وجہہ سے جو سلسلہ وار اُن کی اولاد کے پاس ہے اُن کی کل عجیب تاریخ کی حتی الامکان یہہ تشریح ہوسکتی ہے کہ ان کا مضبوط اور پختہ اعتبار ان نوشتوں پر تھا ان کے مذہبی دستورات اور رسومات کی تاثیر ان کی قربانیوں اور تہواروں سے جن سے اُن کی جداگانہ قومیت قایم رہی اس بیان سے مطابقت کرتی ہے کیونکہ وے رسومات اور دستورات کل شریعت سے جو نوشتوں کا ایک حصہ تھا اور پس اُن کی تاثیرات میں شامل ہونا چاہئیں قایم کئے





گئے تھے اور خدا کی خاص مہربانیاں جو ظاہر کی گئیں ہیں اور وہ معجزہ جو اسرائیلیوں کے لئے خدا نے وقتاً بوقت کئے اِس سے غیر متعلق ہیں کیونکہ ایسے ایسے خاص الٰہی توصل قدرتاً یا معجزاً سرزد ہوئے جتنے نوشتوں کی شرحوں کو عمل میں لائیں نہ کہ ساقط کردیں پس میں دوبارہ بیان کرتا ہوں کہ پُرانے عہدنامہ کی کتاب کی تاثیر بلا تعلق نئے عہدنامہ کے یہہ تھی کہ ایک خاص قوم جو کہ اوروں سے بالکل متفرق تھی اُن کی حفاظت زمانہ موجودہ تک ہوتی رہی اور جو دُنیا میں جب وہ ملک کنعان میں رہتے تھے اِس سچائی کے تنہا گواہ تھے کہ صرف ایک خدا ہے - اور اس کے سوا اور کوئی نہیں جنہوں نے ابتک رُوئے زمین پر دوسرے زمانہ میں بھی جس میں وہ پراگندہ ہو گئے اپنی پہچان قایم رکھی اور حالانکہ صرف ایک خدا کی گواہی دیتے تھے - تسپر بھی انھوں نے یسوع ناصری کو اپنا منجی سمجھنے میں مستقل طور پر انکار کیا اور دوسرے بچانے والے کی اُمید کرتے رہے کہ اِن کو سابق کے ملک میں پھر لیجائیگا اور بطور ان کے بادشاہ کے بادشاہت کریگا اور میں کل بائبل کی تاثیرات کا جو پُرانے اور نئے عہدنامہ سے تعلق ہے بیان کرتا ہوں تاثیرات مذکورہ سے یہہ مختصراً بیان کیا جا سکتا ہے کہ ایک خاص جماعت جو اور قوموں سے متفرق ہے یعنی مسیحی کلیسیا اور اُن کی حفاظت جو متواتر کئی ایک صدیوں سے آجتک ہوتی رہی منظور ہے اب ہم چند باتیں اِس جماعت کی بابت غور کریں -

اولاً کلیسیا کی بنیاد کی بابت سوچو کہ اٹھارہ سو برس سے زیادہ ہوئے کیونکر وہ یہودیوں میں سے جو چھوٹی اور حقیر قوم تھی نکل آئے اور ان میں بھی ادنیٰ درجہ کے اشخاص یا دینی سرداروں میں سے بلکہ بڑھئیوں اور جاہلوں میں سے ماسوا اس کے ان کی تیز ترقی بہت جلدی ہوئی یا اور سامریا اور قریب کے ملکوں میں پھیل گئی اور پھر وہاں سے چند سالوں میں رومیوں کے ملک میں پہنچی - یہہ امر قابل غور ہے کہ اس نے ہر ایک جگہہ حاکموں کا مقابلہ عوام کا ظلم اور بدسلوکی برداشت کرنی پڑی روم کے یکے بعد دیگرے بادشاہوں نے اس کو نیست و نابود کرنا چاہا پر وہ قایم رہ کر زیادہ تر مضبوط ہوتی گئی حتیٰ کہ اس نے شاہی مہربانی حاصل کی اور عیسوی دین سے غیر قوموں کا مذہب تبدیل ہو کر وہ رومیوں کی سلطنت کا مستحکم مذہب قرار دیا گیا اسی طرح پر وہ جیسا کہ تمکو یاد ہوگا کہ شاہ جولین کی چندروزہ سلطنت کے سوا اُٹھ نہ گیا پھر رومیوں کی سلطنت کی بربادی کے بارہ میں غور کرو کہ کیونکر اس انقلاب میں جو بعد میں وقوع میں آیا کلیسیا قایم رہی اور وہ حالات جن پر ہم غور کرینگے جدا قسم کے ہیں قبل اس کے کہ عیسوی دین کو شاہ کونسٹنٹائن نے رومی سلطنت کا مذہب قرار دیا بہت سی بُرائیاں تعلیم اور دستور کے بارہ میں مروج ہو کر کلیسیا میں پھیل گئی تھیں اور زیادہ تر بعد میں پھیلتی چلی گئیں حتیٰ کہ اُنکی وجہ سے ساتویں صدی میں محمدیوں کا آغاز اور اُن کی فتحمند ترقی مشرقی ملکوں میں شروع ہو گئی اور صدی مذکورہ مابعد میں رفتہ رفتہ روم کے بشپ کا تسلط مغربی ملکوں میں ہوا اور بارہ مشرقی کلیسیا کے جو محمد اور اس کے پیرو کاروں سے ہلاک کردی گئی تھی اور ان سے زیادہ بیان نہیں کیا جائیگا حالانکہ کسقدر بیرحم ظلم جو ان پر پہلے کئے گئے تھے بلکہ وہ اب تک بگڑی ہوئی اور بُری حالت میں موجود ہے اور مثل اسرائیل کے دس فرقوں کے ابھی تک اپنی صادقہ پاکیزگی اور سرفرازی حاصل نہیں کی لیکن مغربی کلیسیا پر جیسا کہ پہلے بیان اور یہودا کی بابت بیان ہوا خدا کی مہربانی اور رحمت ظاہر ہوئی +

باقی آیندہ

جناب ریورنڈ عماد الدین صاحب

اور

رسالہ کشف الحقایق بمبئی

صاحب ایڈیٹر نور افشاں

انداہ عنایت مندرجہ ذیل چند سطریں درج اخبار فرما کر مشکور فرماویں - آپ کے اخبار ۲۵ دسمبر ۱۸۹۶ء میں جناب ریورنڈ ڈاکٹر عماد الدین صاحب کا اطلاعنامہ پڑھا - جس میں ڈاکٹر صاحب نے رسالہ مسیحی اور کشف الحقایق بمبئی پر ریمارک لکھیں اور دونوں پرچوں کو بچہ بتایا ہے - مجھے معلوم نہیں "بچہ" سے اُن کا کیا مطلب ہے - رسالہ مسیحی کا موقوف صرف کلیسیا کو قوت روحانی دینے کا ہے - اُس کا مقصود غیر مذاہب کی غلطیوں کو بتانے کا نہیں ہے - اِس میں آجتک جتنے مضامین لکھے گئے ہیں کلیسیا کی روحانی ترقی اور انتظام کلیسیا کی نسبت لکھے گئے ہیں - نظام کلیسیا کی نسبت اُس کی رائے صحیح ہو یا غلط ہو یہہ بحث ایک جداگانہ ہے مگر اس کا مقصد کلیسیا کو قوت دینے کا ہے مثل رسالہ مسیحی کے امریکہ - جرمنی - انگلینڈ - اسکاٹلینڈ میں بہت سے ہزاری رسالے شایع ہوتے ہیں - نہ اُن میں ایگنوسٹک (مُلحد) اور نہ یونیٹیرین لوگوں کی غلط کاریاں بتائی جاتی ہیں مگر اُن کا مطلب کلیسیا کو برکات آسمانی کے حاصل کرنے کے ذریعوں کو بتانے کا ہے - پس مسیحی کا مقصد نور افشاں سے قطعی جداگانہ ہے جیسے پاسٹر اور کیٹی کسٹ کا ہے -

مسیحی کو نکلے صرف ایک سال ہوا ہے اِس میں کچھ شک نہیں نہایت مؤثر مضامین شایع ہوتے ہیں اور مذہب مسیحی کے جلال کو مؤثر پیرائے میں اُس نے بتایا ہے - بچہ اُس وقت کہنا تھا کہ اصول مذہب مسیحی کے لکھنے میں اُس نے تھوڑی سی بھی غلطی کی ہوتی اُس کے ہر صفحہ پر برکات انجیل مثل الماس کے چمکتی ہیں جن سے اجماع کلیسیا کو پورا اتفاق ہے - پس مولوی عماد الدین صاحب کا یہہ فرمانا کہ "وہ دونوں ابھی عمر میں بچے ہیں اُمید ہے کہ اپنا رنگ ڈھنگ کچھ پیش گے تب وہ بھی اچھے خادم ہونگے" بیجا حملہ کرنا ہے - مجھے معلوم نہیں "رنگ ڈھنگ" سے کیا مراد ہے اور لفظ "کچھ" بیچ میں کیوں رکھا گیا ہے اور "اچھے خادم" سے کیا مطلب ہے دو تین لفظ لکھ دینے سے نہ کشف الحقایق نہ مسیحی کو تسکین ہوگی - میں جانتا ہوں کہ اِس مطلب کو تو نہایت وجاہت اور خوبصورتی سے بیان کرتا تھا چونکہ تمام آرٹیکل میں انہیں لفظوں پر زور ہے اور کوئی دوسرا پہلو اختیار کروانے کا مولانا عماد الدین صاحب کا مقصود ہے - مولانا کی رائے صورت نفی میں شاید یہہ ہوگی کہ بہت اچھے خادم نہیں ہیں -

رسالہ مسیحی نے بڑی وجاہت سے نجات اور پاکیزگی پر مضامین

لکھے ہیں۔ اُس نے کفارہ پر بحث کی ہو اور کفارہ کے مقصود کو روشن کیا ہو۔ وعظوں کے ترجمے انگریزی سے کئے ہیں۔ تذکروں کے پیرائے میں مسیحی استقلال اور مسیحی حرارت دینی کو بتایا ہو پس اُس کی نسبت "رنگ ڈھنگ اور اچھے خادم" فرماکر عام مسیحیوں کے دلوں میں شبہہ پیدا کردیا ہو +

ہم بلا تامل کہتے ہیں کہ مسیحی کلیسیا کو ایک ایسے پرچے کی جیسا کہ مسیحی ہو نہایت ضرورت تھی۔ اُس نے تمام ضرورتوں کو مسیحی شایستگی سے پورا کیا ہو +

اب رہا کشف الحقایق بمبئی۔ مولوی عماد الدین صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ وہ لکھتا ہو کہ مقدس لوگوں کو بھی بائبل میں خدا کا بیٹا کہا گیا ہو اور مسیح کو بھی کہا گیا ہو مگر مسیح کو کس معنے سے کہا گیا ہو اِس میں اختلاف ہو۔ آیندہ پرچے میں اس کا بیان ہوگا" پھر وہ لکھتے ہیں کہ دہ سال تمام ہونے لگا اور اس وعدہ کا ایفاء میں نے اِن کے کسی پرچے میں ابتک نہ دیکھا حالانکہ اِسبات کا فیصلہ ہماری ساری منادی سے زیادہ ضروری تھا" پھر لکھتے ہیں کہ اس لئے میں اِس وعدہ کا ایفا کرتا ہوں" نامدار مولانانے کشف الحقایق کے ناتمام مضمون کو پورا کردیا اس لئے وہ مشکور ہیں مگر وہ تثلیث کے مخالفین کے لئے اُن کے مضمون کو نہایت تنگ اور ناقابل تسکین سمجھتا ہو۔ خواہ فلسفی کا مسئلہ ہو خواہ مذہبی مشکل مسئلہ ہو زرے مقدمات میں اور مختصر تنگ الفاظ میں بیان کردینا مخالفین کے اعتراضات کو اور زیادہ قوت دینا اور اُنہیں روشنی میں لانے کے عوض ظلمت میں ڈھکیل دینا ہو۔

مسئلہ تثلیث پر کشف الحقایق کو بحث کرنے کی اِس لئے ضرورت ہوئی کہ مولوی سید امیر علی صاحب جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ نے انگلش میں کتاب "اے کریٹکل اگزامینیشن آف دی لایف اینڈ ٹیچنگس آف محمد" لکھی ہو۔ بمبئی کے اخبار مونیٹر نے جو ایک انگلش اخبار ہو اور بمبئی کے مسلمانوں کے ہاتھ میں تھا اُس نے اپنے مذہبی آرٹیکل میں سید صاحب کی اِس کتاب کو اہل یورپ کے دل سے مذہب مسیحی کو ہلا دینے والا بتایا۔ مونیٹر کے پرجوش آرٹیکل نے مجھے کس کتاب کی طرف متوجہ کیا۔ اِس میں کچھ شک نہیں سید صاحب نے مذہب مسیحی کو نہایت تنگ خیالات سے دیکھا ہو اور بیجا اعتراضات کئے ہیں اپنے مطلب پر کامیاب ہونے کو اُنہوں نے وہ طریقہ اختیار کیا ہو جو تنگ خیال وکیل کیا کرتے ہیں۔ پس اُن کی غلط رایوں کی پردہ دری کرنے کو کشف الحقایق بمبئی نے اُس کتاب پر مسلسل ریویو لکھنا شروع کیا۔ کشف الحقایق کے اُن مضامین سے جو اُس نے مسئلہ تثلیث پر لکھے ہیں اقتباس کرنے کی نسبت جناب ریورنڈ جی گولڈ اسمیتھ صاحب مقیمی حیدر آباد نظام کی رائے کو جو مسئلہ تثلیث کی نسبت ہو ذیل میں درج کرنا کافی ہوگا۔ وہ اپنے عنایت نامہ مقلومہ ۱۴ جولائی سنہ ۱۸۸۹ء میں تحریر فرماتے ہیں کہ"

I have read through most of the articles in the Copies of the Kashf-ul-Haqayak which you sent me. With regard to the reply to Sir Syad Ahmad, I consider your statements very clear and right about inspiration. With regard to your replies to Syad Amir Ali Sahib you have given a most Scriptural reply on the subject of the Holy Trinity. I trust that all who read these articles will derive much benefit and have their understanding & faith strengthened.

کتاب اقدس میں جن جن معنی سے باپ کی معنی آئی ہو زیادہ توضیح کے لئے مضمون کے پچھلے حصے میں جسپر پادری صاحب کی توجہ مبذول ہوئی ہو اُن کو بیان کیا ہو اور خدا اور یسوع خداوند کے تعلق کو نہایت وجاہت سے بتایا ہو۔ یکم اگست سنہ ۱۸۸۹ء کے کشف الحقایق میں لفظ بیٹے کی تحقیقات کے لئے چار جدا جداگانہ مدیں قایم کی ہیں۔ مد اوّل میں پرہیزگار یعنی خدا کے بیٹے۔ مد دوم میں افسر اور قاضی یعنی خدا کے بیٹے۔ مد سوم میں فرشتے یعنی خدا کے بیٹے اور مد چہارم میں بنی اسرائیل یعنی خدا کے بیٹے لکھا ہو اور ہر مد کے تحت میں آیات کتاب اقدس کو درج کیا ہو اور اُن آیات کی تفسیر کی ہو۔ آخر مضمون میں یہہ لکھا ہو کہ "مسیح خداوند پر بیٹے کے لفظ کا اطلاق جس معنی سے بائبل مجید میں ہوا ہو ابتک بحث طلب ہو نمبر آیندہ میں اُس پر بحث ہوگی" پس اُسکی نسبت یہہ کہنا کہ "مسیح کس معنے سے (خدا کا بیٹا) کہا گیا ہو اسمیں اختلاف ہو" مولوی عماد الدین صاحب کا کشف الحقایق کے مقصود کو بدلدینا ہو کیا مولوی صاحب ممدوح نے اِس مضمون میں اڈیٹر کشف الحقایق کے یہہ فقرے ملاحظہ نہیں فرمائے ؟ "ان آیات میں بجز مسیح کی اُلوہیت اور مطلب کے آنیکی گنجایش ہی نہیں ہو + + اُس نے عدالت کا لفظ فرماکر اپنے آپ کو عادل قرار دیا ہو جو شان کبریائی سے ایک نشان ہو + + اُس نے یہہ فرماکر کہ قبل اُس کے کہ ابراہیم ہو میں ہوں اپنے تئیں ازلی بتایا ہو جو بجز خدا کے واحد کے اور کوئی ازلی نہیں ہو" +

یہہ صحیح ہو کہ ریویو جو مسئلہ تثلیث کی تحقیقات پر لکھا گیا ہو ناتمام ہو۔ مگر چند وجوہات ہیں۔ اڈیٹر دایم المریض ہو پہنے ُ سانس (دمہ) کا عارضہ ہو۔ عمر بھی بڑہاپے کے قریب پہنچ گئی ہو ساڑھے چار گھنٹے روزانہ مسے مدرسے میں پڑہانا ہوتا ہو۔ شام کو مسیحی اور غیر مذہب کے احباب ملنے آتے ہیں شب کو آٹھ بجے تک اُن کی ملاقات میں حاضر رہنا ہوتا ہو۔ بجز ان تمام رکاوٹوں کے سب سے زیادہ رکاوٹ یہہ ہو کہ کشف الحقایق کے دفتر میں کتابیں نہیں ہیں۔ ہمنے گذشتہ ماہ مئی میں تین چار کتابیں اِسی مضمون کی معاونت کے لئے مولوی صفدر علی صاحب سے عاریتاً لی ہیں اور بہت کچھ ہمنے اُن کتابوں سے اقتباس کیا ہو۔ اور کتابوں سے بھی اخذ کرنا ہو چونکہ تثلیث کا مضمون ختم کرنے پر مسئلہ وحدت پر بحث کرنا ہو۔ اُس کو ہم بڑے غور و تامل سے دیکھ رہے ہیں اور اِس نے ہمکو ابتک روک رکھا ہو۔

کشف الحقایق میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مسٹر اکبر مسیح کے اِس امر پر کہ قرآن سے معصوم مطلق و افضل مسیح ثابت ہوتا ہو یا حضرت محمد" مراسلات کے ذریعہ بحث ہوئی ہو اُس میں کچھ شک نہیں مسٹر اکبر مسیح نے نہایت خوبصورتی سے مسیح کو معصوم مطلق ثابت کیا ہو جن الفاظ میں مسیح کی معصومیت



کی تعریف مسٹر اکبر مسیح نے کی ہے اُس کو مولوی محمد حسین صاحب نے تسلیم نہیں کیا چونکہ وہ ایسی تعریف ہے کہ بجز خدا کے کسی اور کی نہیں ہو سکتی - باینہمہ مجھے جزئی اختلاف تھا بینے کشف الحقایق میں چھاپنے سے پہلے ریورنڈ ڈاکٹر وائٹ بریخت صاحب کو بتایا تھا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے نہایت مفید لکچر آمدِ مسٹر اکبر مسیح کے مراسلات پر لکھا ہے - میں انگریزی نہیں جانتا اس لئے ترجمہ نہ کر سکا مگر اُن کے مقصود کو اپنی عبارت میں لکھکر مراسلات کا سلسلہ ختم ہونے پر چھاپ دیا ہے ✤

وبائے طاعون بمبئی میں پھیل گیا ہے جس سے پریس بند ہو گئے ہیں مجھے معلوم نہیں اب کشف الحقائق کب نکلیگا - آپ یا ناظرین رہیں وہ مضمون چھپیگا ✤ راقم اڈیٹر کشف الحقائق بمبئی

واقعات و رائیں

بٹالہ

بٹالہ میں آریہ صاحبان نے ایک ہائی سکول قایم کرنے کی کوشش کی - اور یہہ صرف مشن سکول کی مخالفت تھی - مگر عجیب معاملہ ہوا کہ آپس میں پھوٹ پڑگئی - ایک کے بجائے دو سکول ہو گئے - اور دونوں ہائی سکول - ایک فریق کا تو سکول کھل گیا - اور دوسرا فروری میں جاری ہونے والا ہے - جو سکول جاری ہوا ہے - اس وقت اُس میں ڈیڑھ سو سے زیادہ لڑکے داخل ہو گئے بتلائے جاتے ہیں - اُن لڑکوں سے دو مہینہ تک فیس نہیں لیجائیگی - پھر نصف فیس لیجائیگی - بلا سرٹیفکیٹ لڑکے داخل کئے جاتے ہیں - نالایق لڑکے اعلیٰ جماعتوں میں داخل کئے جاتے ہیں - ناظرین معلوم کر سکتے ہیں کہ یہہ سب باتیں کس قدر سکول کے قیام کی شہادت دیتی ہیں - اس وقت تک صرف دس لڑکے مشن سکول سے آریہ سکول میں گئے ہیں ✤

گورنمنٹ سکول کو زیادہ صدمہ پہنچا معلوم ہوتا ہے - اِس وقت تو یہہ معلوم ہوتا ہے کہ لڑکوں کی مٹی پلید ہے - اور کچھ نہیں -

۲۶ تاریخ جنوری کو وہ موسلا دھار بارش ہوئی کہ برسات میں بھی نہ ہوئی تھی - بڑی سخت بارش ہوئی - اُس کے ساتھ شام کو ۴ بجے اور رات کو ۹ بجے ایسے پتھر آسمان سے برسے کہ خدا کی پناہ - اُس وقت تو مصر کی ژالہ باری کی آفت یاد آتی تھی مٹر کے دانہ سے لے کر پہاڑی مرغی کے انڈے کے برابر اولے برسے - اور اِس شدت کے کہ تیسرے دن تک بھی جابجا اُنکے ڈھیر دکھائی دیتے رہے - بعض معمر لوگ کہتے ہیں کہ اُنہوں نے کبھی ایسے نہیں دیکھے - کسی قدر فصل کو نقصان پہنچا ہے - خاصکر گوبی اور سبزی کو - اکثر درختوں کے پتّے ایسے اُڑ گئے کہ گویا اُن پر پتّے کبھی تھے ہی نہیں - بیر کی فصل بالکل تباہ ہو گئی - مگر گیہوں چنے کو کچھ نقصان نہیں پہنچا - بجلی کی کڑک اور چمک اور بادل کی گرج نے دلوں کو ہلا دیا - کوہ سینا کی کیفیت یاد آتی تھی - اندھیرا ایسا تھا کہ ہاتھ پسارا نہیں دکھائی دیتا تھا - سب کے دلوں پر سخت خوف طاری ہو رہا تھا ✤ انگار

ہندوستان

اے ہندوستان جاگ - تجھے آفتوں اور مصیبتوں نے گھیر لیا - ایک طرف کال نے تیرے بچوں کو برباد کیا - دوسری طرف پلیگ طاعون مری تجھے برباد کرتی چلی آتی ہے - اور تیرے بچوں کو خاک میں ملا رہی ہے - اب جابجا آسمانی پتھر تجھے جگا رہے ہیں - مگر ایک تو ہے کہ خواب خرگوش میں پڑا ہے یقین جان کہ یہہ خدا کی تلوار ہے - جو نہ صرف تیرے سر پر جھوم رہی ہے - مگر ہلاک بھی کر رہی - صدوم عمورا کی طرح تیرا چلّانا خدا کے حضور پہنچا ہے یہہ پلیگ وہ وبا ہے کہ جس نے شہروں اور ملکوں کو خاک سیاہ کر دیا - کہ بسنے والا کوئی نہ رہا - یہہ مینہہ اور دو مہینے ہیلوالی وبا نہیں - یہہ برسوں کی خبر لیا کرتی ہے - اب سوچ اور سمجھ لے کہ خدا کو جواب دینے کے دن آگئے - اُٹھ کے تیار ہو - ابھی توبہ کر - اور حقیقی نور میں آ - اور اپنے منجی سے معافی مانگ - شاید کہ تیرے کفر اور گناہ معاف ہوں - اور مسیحی بھائیوں سے عرض ہے کہ اگر تم بھی توبہ نہ کروگے - تو سب اسی طرح ہلاک ہوگے ✤

ابو یوسف

منجر مسیحی کی خدمت میں عرض

بھائی صاحب - جو کچھ آپ نے میری تحریر کی تردید میں تحریر فرمایا - میں اُس کا جواب دینا نہیں چاہتا - کیونکہ مجھ میں وہ عقل نہیں - جو آپ میں ہے - مجھے باتیں بنانی نہیں آتیں - واقعات کا بیان کسی قدر کر سکتا ہوں - اِس وقت میں صرف اسی قدر عرض کرتا ہوں - کہ آپکی تحریر مسیحی کے مضامین کے بالکل برعکس ہے - وہ پیارے پیارے مضمون - وہ محبت کی باتیں - وہ مسیحی اخلاق کے جواہرات - معلوم ہوتا ہے کہ وہ سب انگریزی معدنیات کے جواہرات ہیں - آپ صرف دیسی لباس اُن کو پہناتے ہیں - کاش کہ وہی خوبیاں آپ میں بھی ہوتیں - تو آپ مجھے ایسا سختی سے جواب نہ دیتے - خیر آپ کا بھلا ہو - خدا آپ کو اور بھی برکت دیوے - اگر آپکو یقین ہے کہ میں نے آپ کو مسیحی کی قیمت نہیں دی - تو مہربانی سے میرے نام کا اخبار بند کر دیں - میں آپ کا مشکور ہونگا کیونکہ میں تو صلح کا آدمی ہوں - اور آپ مجھسے جھگڑتے ہیں - اگر مجھسے مسیحی محبت کے خلاف قصور ہوا تھا - تو آپ ہی مسیحی محبت سے کام لیتے - کہ میں اور بہیں شرمندہ تو ہوتا -

گالی کے عوض گالی مت دو

میں اِس کا جواب آپ سے طلب نہیں کرتا - اور اگر آپ جواب دینگے بھی - تو میں خاموش رہونگا ✤ راقم پیر ناداں

نور افشاں

ہم اِس قسم کی بحث کو طول دینا غیر ضروری معلوم کرتے ہیں اور اب اِس سلسلہ کا خاتمہ سمجھتے ہیں - اور اِس بات میں خوش ہیں کہ دونوں صاحبان یعنے صاحب پیر ناداں اور نیز صاحب منجر مسیحی رضا خود جواب الجواب طلب نہیں کرتے ہیں

ملکوں اور شہروں کی خبریں مختصر

لنڈن جنوری ۲۸ - ہندوستان کی اخراجات کی کمیشن بیٹھنی شروع ہوگئی ہے - اپریل مہینے کے درمیان تمام ضروری شہادتیں ختم ہو جاویگی -

کراچی جنوری ۲۷ - ۲۷ تاریخ کے دوپہر تک ۷۰ واردات اور ۴۲ اموات ہوئیں - ۲۸ کی دوپہر تک ۳۷ واردات اور ۴۲ اموات - پرانے شہر میں بیماروں کی تعداد کمی پر ہے اس واسطے کہ بہت بیمار باہر کے اسپتالوں میں بھیج دیئے گئے ہیں +

لنڈن جنوری ۲۹ - جبرالٹر میں ہندوستان کے بندرگاہوں کا بھیجا ہوا مال یا سواریاں اُترنے کی ممانعت ہوگئی ہے +

لنڈن جنوری ۲۹ - روم نے غیر ممالک کے شیعوں کو مسوپوتامیہ کی زیارت گاہوں کی زیارت کرنے سے منع کر دیا ہے +

بمبئی جنوری ۲۹ - کل ۸۳ واردات اور ۵۲ اموات کی رپورٹ ہوئی ہے - اور بیماریوں سے کل اموات کا شمار ۲۱۱ ہے -

رُوسی گیہوں کا جہاز جو ریوٹر کی خبر کے مطابق ہندوستان کی طرف روانہ ہو چکا ہے کہا جاتا ہے کہ قحط ہند کے چندہ میں مفت دیا جاویگا +

کپورتھلہ کے راجہ کا ارادہ ہے کہ موسم گرما یورپ میں کاٹے ۱۹ مارچ کو بمبئی کی جانب روانہ ہونگے - مہاراجہ لنڈن میں اُس وقت حاضر ہونگے جب حضور ملکہ معظمہ کی ساٹھ سالہ حکومت کی یادگاری کا جلسہ کیا جاویگا +

اِس کے بعد روس اور ٹرکی یورپ کا سیر کرینگے کیونکہ گذشتہ سفر ۱۸۹۳ء میں وہاں جانے کا اتفاق نہ ہوا تھا +

کراچی جنوری ۲۹ - بدھ اور جمعرات کے روز ۶۰ واردات اور ۵۵ اموات ہوئی ہیں اور جنوری ۳۰ کو ۴۳ واردات اور ۴۳ اموات +

لنڈن جنوری ۳۰ - مسٹر ہربرٹ صاحب جو روم شہر میں انگریزی سفیر ہیں اور ڈاکٹر تھارن صاحب گریٹ برٹن کی جانب سے مقام وینس میں جو وبا کے متعلق کانفرنس ہونیوالی ہے شامل ہونگے +

لنڈن جنوری ۳۰ - کل رات ہوس آف کامنس میں آنریبل مسٹر سینٹ جان براڈرک نے پیش کیا کہ ۵۰۰۰۰ر۵۴۵ پونڈ کے قرض لینے کا اختیار لیا جاوے تاکہ یہہ روپیہ بارگوں - چھاؤنیوں چاندماری کی جگہوں - مقامات سیر - بہیوں - لف سوتی - پالموتھ - جزائر سلی - شہر لنڈن کے گرداگرد قلعوں - اور سالسبری کے میدان کے چوگرد ساٹھ مربعہ میل زمین کی خریداری اور اخراجات میں صرف کیا جاوے - یہہ تجویز منظور کی گئی +

لنڈن جنوری ۳۰ - وبائے طاعون فارموسہ میں بھی ظاہر ہوئی ہے +

بمبئی جنوری ۳۰ - کل ۱۳۸ واردات کی رپورٹ کی گئی مگر اموات کی رپورٹ ابتک مشتہر نہیں کی گئی +

لنڈن جنوری ۳۱ - قحط ہند کا امدادی چندہ ۱۸۰۰۰۰ پونڈ تک پہنچ گیا ہے - لیڈس - براڈفورڈ - اور برمنگھم کے شہروں نے ۵۰۰ر۲ پونڈ - ۱۰۰۰ پونڈ اور ۳۰۰۰ پونڈ چندہ میں دیا ہے لنڈن میں سے ۲۲۱۰ پونڈ آئے ہیں +

منچسٹر کے امدادی چندہ کی اکسیکیوٹو کمیٹی نے جس کے سر فرنک فاربس ایڈم صاحب پریزیڈنٹ ہیں ۲۵۰۰۰ پونڈ جمع کیا ہے +

واشنگٹن جنوری ۳۰ - انگلو انڈین صلح نامہ پر جس میں الاسکہ کے حدود قایم کئے گئے ہیں دستخط ہو گئے ہیں -

لنڈن جنوری ۳۱ - ایران نے اناج کی برآمد کو بند کر دیا ہے مگر ۵ روز تک معاف کیا ہے +

بمبئی فروری ۱ - سنیچر کے روز ۱۱۰ واردات اور ۷۷ اموات کی رپورٹ ہوئی ہے - کل اموات اور بیماریوں سے ۲۴۲ پچھلے تین دنوں میں تھی +

آیندہ سنیچر ۶ فروری کی شام کے ۳ بجے تجویز ... ایک عام جلسہ منٹگمری ہال لاہور میں منعقد کیا جاویگا اِس ... سے کہ خیراتی کام کے بندوبست کرنے والی کمیٹی تمام صوبہ ... لئے انتخاب کی جاوے +

گذرے اتوار کی رات اور صبح کو لاہور میں ... انچ سے زیادہ بارش ہوئی +

لنڈن فروری ۲ - کریٹ کا معاملہ نہایت نازک ہو گیا ہے +

کلکتہ فروری ۱ - آج سہ پہر کے وقت ساڑھے تین بجے اِس جگہ گردبادی ہوائی طوفان آیا اور ... بعد سخت بارش ہوئی - کئی گاڑیاں اُلٹ گئیں - بہت نقصان نہیں ہوا ہے +

کراچی ۱ - گذشتہ دو دنوں میں ۷۵ وار... اور ۷۰ اموات ہوئی ہیں +

لاہور میں ایک پٹھان غازی نے ایک دو... پر مسٹر مینڈ کو ایک چھرے سے گردن میں سخت ضرب لگائی + مسٹر مینڈ جو وہاں موجود تھے اُن کی مدد کو گئے ... غازی نے اُسکے بازو پر ایک ضرب دی اور مسٹر مینڈ کو ... ضربیں لگائیں اور بھاگ نکلا - لیکن راہ میں پکڑا گیا اُس ... بیان ہے کہ وہ پیشاور سے لاہور اسی واسطے آیا ہے کہ انگریز ... کو جان سے مار ڈالے - تحقیقات شروع ہے +

لایل پور مشن احاطہ کے نزدیک سالہ وبہنوئی ... درمیان تکرار ہونے پر بہنوئی نے غصہ میں آ کر سالہ کو اُسترے سے زخمی کر دیا - ملزم کا چالان جھنگ کو ہوا - دیکھیں کیا ہوتا ہے +

چند دن ہوئے کہ متصل بھٹہ رینٹھو لوالہ کے ایک ... پائی گئی جسکو سوائے منہہ اور بازو کے سب جانوروں نے کھا لیا نام و نشان کا پتہ ندارد +



مضامین مفید المبتدئین

ایک یہودی لڑکے کا مسیحی ہونا

کوئی پچاس برس ہوئے۔ آرچ ڈیوک جوزف اپنے بھتیجے شہنشاہ آسٹریا کی طرف سے نائب السلطنت مقرر تھا۔ وہ اپنی بیوی آرچ ڈچس ماریا ڈوراتھیا سمیت پستھ میں مقیم تھا۔ شہزادی زمانے کے ہاتھوں سے بہت صدمے اُٹھا چکی تھی۔ اور اپنے دلکو تسلی دینے کے لئے اکثر پاک نوشتوں کو پڑھتی رہتی تھی چنانچہ اُنہی کتابوں سے اُس نے مسیح پر ایمان لانا اور اُس سے محبت کرنا سیکھی۔ اسلئے وہ دل سے چاہتی تھی کہ کوئی پستھ میں آئے۔ اور انجیل کی منادی کرے لیکن گورنمنٹ سے بڑا تعلق رکھنے کی وجہہ سے شہزادی موصوف دعا مانگنے کے سوا اور کچھ نکر سکتی تھی۔ اُس کے خلوت خانے کی کھڑکی سے پستھ کا بڑا شہر نظر آتا تھا۔ اِس کا دستور تھا کہ اُس کھڑکی میں ہر روز گھٹنے ٹیک کر یہہ دعا بڑی منت سے مانگا کرتی تھی۔ اے خدا کوئی انجیل کی منادی کرنے والا پستھ میں بھیج +

اِس طرح سے پورے ۷ برس تک دعا مانگنے کے بعد اُس شہزادی پر ایک عجیب واقعہ گذرا۔ کہ وہ برابر دو ہفتے سوا ایک رات کے ہر رات ایک معین وقت پر سوتے سوتے یکایک جاگ اُٹھتی تھی۔ اُس وقت اُس کے دل میں یہہ کامل اعتقاد پیدا ہوا کہ کوئی بات مجھ پر واقع ہونے والی ہے۔ ایک گھنٹہ کی بیقراری کے بعد یہہ خیال ہٹ جاتا۔ اور وہ آرام سے لیٹ کر سو جاتی اِن دو ہفتوں کے خاتمہ پر اُسے خبر ملی کہ شہر میں ایک شخص انجیل کی منادی کرنے والا آیا ہوا ہے جو ایک سرائے میں مقیم ہے اُسنے فوراً اپنے دل میں کہا کہ "یہی بات ہے جو مجھپر واقع ہونے والی تھی" اُس وقت سے اُس کا نیند میں یکایک جاگ اُٹھنا اور مضطرب ہونا موقوف ہوگیا مگر اتفاق یہہ ہوا کہ وہ مناد پادری صاحب ایسے سخت بیمار ہوگئے کہ مرکے بچے۔ جب اُنہوں نے ذرا ہوش سنبھالا تو یہہ شہزادی اُن سے ملنے گئی اور اُن کی مدد کرتی رہی۔ یہہ پادری صاحب موصوف یونان سے سکاٹلینڈ کو واپس جارہے تھے۔ یہہ صاحب یہودیوں کی حالت دیکھنے اور اُنکے لئے مشن قایم کرنے کی غرض سے آئے تھے۔ ایک حادثہ کے سبب اُن کو ملک ہنگری سے واپس جانا پڑا اور پستھ میں چند روز کے لئے ٹھہر گئے۔ اُن کا آسٹریہ کے ملک میں مشن قایم کرنے کا ہرگز خیال نہ تھا۔ کیونکہ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ وہاں کی گورنمنٹ ایسے کام کی سخت مخالفت کریگی +

اِس عجیب طور سے جس کا میں نے بیان کیا ہنگری کے نائب السلطنت کی بیوی مسیحی واعظوں کو قبول کرنے کے واسطے پہلے سے طیار تھی۔ اُس نے پادری صاحب سے وعدہ کیا کہ اگر مشنری لوگ پستھ کے یہودیوں میں بھیجے جائیں تو میں اپنی مقدور بھر اُن کی حفاظت میں کوشش کرونگی +

صاحب موصوف تندرست ہو کر سکاٹلینڈ کو واپس گئے اور وہاں جا کر پستھ میں مشن بھیجنے کے واسطے کئی بار تقاضا کیا آخر کار یہہ فیصلہ ہوا کہ مشن بھیجا جائے +

القصہ مشنری صاحب ماہ اگست ۱۸۴۱ء میں پستھ میں پہنچگئے آرچ ڈچس نے اُن پر بڑی مہربانی کی اور اُن کو اپنی حفاظت میں لیا +

اِس شہر میں ایک یہودی اسرائیل سفیر نامی سوداگر تھا یہہ شخص عبرانی زبان کا بڑا عالم تھا۔ اِس کے علاوہ وہ علم الٰہی اور علم حکمت بڑی سرگرمی سے سیکھتا تھا اور ملک ہنگری کے سررشتہ تعلیم میں بہت دنوں خدمت کرتا رہا +

وہ اپنے چھوٹے سے بیٹے اڈلف کو جس کی عمر اُس وقت گیارہ برس کی تھی ہمیشہ اپنے ہمراہ لایا کرتا تھا۔ اڈلف نازک گرد ذہین پرلے درجہ کا تھا جو لوگ اُسے جانتے تھے اُس کی شیریں زبانی اور حلیم مزاجی کے سبب سے اُسے بہت پیار کرتے تھے رفتہ رفتہ باپ اور بیٹے دونوں کو یقین ہوگیا کہ نئے عہدنامے کا یسوع وہ مسیح ہے جس کا وعدہ پرانے عہدنامہ کی کتابوں میں کرکے کچھ عرصہ تک اِن دونوں میں سے کسی نے اپنے اِس نئے اعتقاد کا کسی کے آگے ذکر نہ کیا۔ آخر کار ایک دن صبح کو اڈلف نے کھانے پر اپنے باپ سے دُعا مانگنے کی اجازت چاہی جب باپ نے اُسے اجازت دی تو اُس نے نہایت عمدہ اور ایک مختصر دُعا خداوند یسوع مسیح کے نام سے مانگی۔ اِس طرح یہہ بڑا کا مسیح پر ایمان لانے میں اپنے خاندان بھر میں سبقت لیگیا پہلے اِس خاندان میں اور تھوڑی مدت بعد اُس یہودی کوچہ میں جہاں وہ رہتے تھے۔ اِس بات سے بڑی حیرانی پھیلی اس کے بعد یہودی کہنے لگے کہ روح القدس سفیر کے بیٹے پر نازل ہوئی ہے اور وہ کتب مقدسہ کی ایسی تفسیر کرتا ہے کہ ہمنے پہلے کبھی نہیں سُنی +

ماہ جون ۱۸۴۳ء میں بدھ کے روز اسرائیل سفیر نے اپنی بیوی اور بیٹے اڈلف اور تین بیٹوں سمیت بپتسمہ پا کر صاف اقرار کیا کہ یسوع برحق خدا کا بیٹا جہان کا منجی اور موعود مسیح ہے +

اِس کے کئی سال بعد اڈلف سفیر نے اپنے رجوع اور مسیح پر ایمان لانے کا حال یوں لکھا +

میں نے بچپن میں ایک یہودی عبادتخانے میں تربیت پائی اور سیکھا کہ صرف ایک خدا غیر محدود و بعید الفہم پاک روح ہم سے برتر اور حاضر ناظر ہے +

ایک دن چند کتابیں میری نظر سے گذریں اِن میں سے ایک کتاب کا نام میری نگاہوں میں کھبگیا۔ اُس کتاب کے نام کا ترجمہ ہے۔ خدا کا انسان ہونا۔ یہہ خیال میرے دل میں بجلی کی طرح گذرا۔ اور اُس خیال نے میرے دل کو بڑی خوشی سے بھر دیا۔ میں نے کہا کیا عمدہ بات ہے کہ خدا انسان بنے اور ہمکو دکھائی دے۔ اِس بات کے تھوڑے ہی دنوں بعد میں نے یسوع کی خوشخبری سُنی اور انجیلوں کو پڑھا اور مبارک نجات دہندہ کی زندگی کو دلچسپ پایا اور اُسی پیارے۔ حلیم۔ کفارہ بننے والے۔ پاک کرنے والے خداوند کو پایا جو ہمارے باپ دادوں پر ظاہر ہوا تھا اور میں

جان گیا کہ یہہ یہوواہ خداوند تھا۔ اب تمام تاریکی زائل ہو گئی یسوع مسیح پاک انسان کی شکل بھری اور کامل صورت سے وہ جلال جو ہمارے فہم سے باہر ہے ہم پر چمکا" میں نے خدا کو روبرو دیکھا" دیکھو پیدایش کی کتاب۔ گیارہواں باب۔ ۳۰ آیت۔ خدا کی روح کے ذریعے میرا ایمان ہے کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے جس نے مجھے پیار کیا اور میرے لئے اپنی جان فدا کی +

ایک اور خیال جس نے اس لڑکے کو مسیحی ہونے کی ہدایت کی ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اِس بیان کو ایک شخص نے جو مسیحی ہونے کے بعد اُس کا دوست بنا یوں لکھا ہے:۔ ڈاکٹر مسفیر نے مجھے بتایا کہ میں لڑکپن کی حالت میں اکثر اوقات اپنے گناہ کے خیال سے رنج میں رہتا تھا۔ چنانچہ میں نے کئی ایک بار ربّی یعنی یہودی علمِ دین سے پوچھا کہ میں کیا کروں۔ اور ہمیشہ یہی جواب پایا کہ توبہ کے ذریعے تلافیٔ مافات کرنا چاہئے۔ اِسی لئے میں نے توبہ کے ذریعے تلافیٔ مافات میں کوشش کی مگر بیفائدہ۔ میں کیونکر جان سکتا کہ میرے گناہ معاف ہو گئے یا میں کیونکر کہہ سکتا کہ میری توبہ تسلّی کے درجہ تک پہنچ گئی۔ گر ہم اپنے ضمیر کی تسلّی کے لئے اپنے آپ پر متوجہ ہوں یا اپنی ہی ذات سے یہہ چیز حاصل کرنی چاہیں تو کبھی خوش نہ ہونگے کیونکہ ہم اپنے آپ دل کی تسلّی اور اطمینان کبھی نہیں پا سکتے +

ایک شخص مسمّی چھوٹی لال شاہ نے اور نیز اُس کی ترغیب سے اور شخصوں نے بعض مسیحی اخباروں میں انڈین کرسچین مشن کالکا کیلئے امداد طلب خطوط چھپوائے ہیں۔ ہم اُس آدمی اور اُس کی امداد کی بابت چکے اخبار کے ذریعہ عوام کو مفصلہ ذیل باتوں سے آگاہ کرنا چاہتے ہیں۔

اوّل۔ ہم اِس مشن کے خادمانِ دین سے تحقیق کرکے کہہ سکتے ہیں کہ اِن آدمیوں کو اِس مشن سے جس کا نام استعمال کرتے ہیں کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔

دوم۔ اِن کا کالکا یا اس کے گرد نواح میں کوئی مُنادی یا وعظ یا تعلیم یا دورہ کا کام بالکل نہیں ہے۔ بلکہ اس مقام پر ہماری مشن کا پورا پورا قبضہ ہے۔

سوم۔ ہماری رائے میں یہہ شخص اِس قابل نہیں ہے کہ انجیل مقدس کے مناد کی حیثیت میں کسی مشن میں جو اُس کے گذشتہ حالات وچال چلن سے آگاہ

ہو ملازم رکھا جا سکے۔ ذیل کے ثبت کنندوں سے اگر کوئی دریافت کرنا چاہے تو مفصل حال تحریر کیا جاویگا +

بلحاظ مذکورہ بالا حقیقتوں کے یہہ ظاہر ہے کہ اِس شخص کو کچھ روپیہ دینا محض لاحاصل ہے + دستخط جی۔ اے سمتھ چیرمین مشن کمیٹی

ایف۔ وی ٹامس بی۔ اے ایم۔ بی سکرٹری مشن کمیٹی

اِشتہار نمبر ۷۲ - ۴ ء

مورخہ ۲۳ جنوری ۱۸۹۷ء

اِشتہار ہٰذا کے ذریعہ سے اطلاع عام کیلئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ بمبئی اور کراچی کے شہروں میں وبائے طاعون نازل ہو جانے کے باعث گورنمنٹ بمبئی نے گورنمنٹ عالیہ ہند کی منظوری سے یکم فروری ۱۸۹۷ء سے عارضی طور وہ احکام منسوخ فرمائے ہیں جنکے رو سے مقامات مذکورہ زیر دفعہ ۲ ایکٹ جہاز حاجیان حج کے جہازوں کی روانگی اور آمد کے بندرگاہ مقرر فرمائے تھے۔ کلکتہ اور مدراس کے بندر حاجیوں کی آمد و رفت کے لئے بدستور کھلے رہینگے حج کے عازم اشخاص کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ بمبئی کو جانا بیفائدہ ہے اور اگرچہ کلکتہ اور مدراس کے بندرگاہ کھلے رہینگے تاہم جو حاجی لوگ بجائے خشکی کے سمندر کی راہ سے حج کو جانے کے خواہشمند ہوں اُن کے لئے بہتر ہوگا کہ اگلے سال تک اپنی روانگی ملتوی رکھیں + العبد

ترجمہ صحیح ہے
پنڈت جانکی پرشاد
میر منشی گورنمنٹ عالیہ پنجاب

اِشتہار

ہر خاص و عام کو واضح ہو کہ ایک جوان جسکی عمر قریباً ۲۰ یا ۲۱ برس کی ہوگی جو اپنے کو کسی فوج کا لفٹنٹ بتلاتا ہے کچھ دن ہوئے ہمارے پاس بحالت غریبی متلاشی روزگار ہو کر آیا اُس کی مدد کی گئی وہ ہماری چوری کر کے بھاگ گیا ہے سب ہوشیار رہنا وہ دھوکے باز آدمی ہے اور غالباً اُس نے بہتوں کو ٹھگا ہے نام اس کا ڈانیل ڈیپرا نام گنتی اگنس رنگ بھینگا ہے گجراتی اور ہندی زبان جانتا ہے کچھ پڑھنی کے کام سے بھی واقف ہے +

راقم
ای۔ سی۔ جاشوا
ارز پلول

تصحیح

نورافشاں کے کسی نامہ نگار ناظر صاحب نے بعنوان مرشد میری بابت رقم فرمایا ہے کہ میں نے بٹالہ بیرنگ ہائی سکول کے طلبا اُن کی بیماری کے وقت بلا فیس مفت دیکھنا منظور کیا ہے۔ یہہ تو بالکل درست ہے۔ اور یہہ مناسب بھی تھا کہ جس سکول سے میں نے فیض حاصل کیا اُس کو حتی المقدور فائدہ پہنچانے کی کوشش کروں لیکن اِس کے یہہ معنے نہیں کہ طلبا کے والدین کو کچھ ادا نہیں کرنا پڑیگا۔ سالانہ دوائی کی قیمت جو میونسپل فنڈ میں جمع کیجاتی ہے اُس کا حصّہ ہر ایک لڑکے سے لیا جاتا ہے۔ لیکن ڈاکٹری فیس جہانتک مجھے علم ہے سکول فنڈ میں ادا کی جاتی ہے اور بل میں درج نہیں ہوتی۔ اس میں لڑکوں کے والدین اِس انتظام سے کچھ فائدہ نہیں اُٹھا سکتے بلکہ میں نے آنریری طور پر اپنی طبی خدمات بیرنگ ہائی سکول کے سپرد کی ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ سکول میں اِس کا حساب درج ہو۔ یقین ہے کہ اِس سے ہر قسم کی غلط فہمی نورافشاں کے ناظرین کے دل سے رفع ہو جائیگی +

راقم عنایت اللہ ناصر

مکرر تاکید

ہم چند سطریں نادہندوں کیواسطے لکھتے ہیں کہ بعض لوگوں نے قرضدار ہو کر اخبار کو بند کر دیا۔ اب شروع سال سے جن لوگوں کے اخبار بند کئے گئے اُن میں سے بہتوں کے ذمہ قیمت اخبار باقی ہے ہم ایک یادداشت حساب خریداروں کے پاس بھیجینگے لہذا جن کے ذمہ کچھ باقی ہو وہ روانہ فرمائیں ورنہ ہم اسکے سوا کیا کر سکتے ہیں کہ قیمت ادا نہ کرنیوالوں کا نام نادہندوں کی فہرست میں چھاپدیں۔ ہم تمام خریداروں کو اطلاع دیتے ہیں کہ ہم کسی کے محاسب نہیں ہیں کہ حساب کتاب کے جھگڑے کرتے پھریں لہذا نوٹس دیتے ہیں کہ بروقت قیمت اخبار بھیجدیں تو بہتر ہوگا + مینجر نورافشاں

بذریعہ اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب اڈیٹر۔ اِن چیف و مینجر نورافشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں۔ الم دائیل کے اہتمام سے چھپا +